رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ [illegible]

ششماہی [illegible]

سہ ماہی [illegible]

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان [illegible]

جلد ۲۵	۱۷ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ	یوم چہارشنبہ	مطابق ۲۵ اگست ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ½ ۵ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے میں درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور پیٹ درد کی وجہ سے علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے میاں محمد یوسف صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پسر حکیم مولوی قطب الدین صاحب کا نکاح چودھری عزیز اللہ صاحب بھٹی۔ ایس۔ ڈی۔ او۔ کینال رعیہ ضلع سیالکوٹ کی لڑکی بشیر بیگم سے پڑھا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری چند دنوں سے بعارضہ درد گردہ و قولنج بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبولیت کے بلند مینار تک پہونچانے کیلئے ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے

"ابتلا جو اوائل حال میں انبیاء اور اولیاء پر نازل ہوتا ہے۔ اور باوجود عزیز ہونے کے ذلت کی صورت میں ان کو ظاہر کرتا ہے۔ اور باوجود مقبول ہونے کے کچھ مردود سے کرکے ان کو دکھاتا ہے۔ یہ ابتلاء اس لئے نازل نہیں ہوتا۔ کہ ان کو ذلیل و خوار اور تباہ کرے یا صفحۂ عالم سے ان کا نام و نشان مٹا دیوے۔ کیونکہ یہ تو ہرگز ممکن ہی نہیں۔ کہ خداوند عزّ و جلّ اپنے پیار کرنے والوں سے دشمنی کرنے لگے۔ اور اپنے سچے اور وفادار عاشقوں کو ذلت کے ساتھ ہلاک کر ڈالے۔ بلکہ حقیقت میں وہ ابتلا کہ جو شیر ببر کی طرح اور سخت تاریکی کی مانند نازل ہوتا ہے۔ اس لئے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچا دے اور الٰہی معارف کے باریک دقیقے ان کو سکھا دے۔ یہی سنت اللہ ہے جو قدیم سے خدا تعالےٰ اپنے پیارے بندوں کے ساتھ استعمال کرتا چلا آیا ہے۔ زبور میں حضرت داؤد کی ابتلائی حالت میں عاجزانہ نعرے اسی سنت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور انجیل میں آزمائش کے وقت میں حضرت مسیح کی غریبانہ تضرعات اسی عادت اللہ پر دال ہیں۔ اور قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں جناب فخر الرسل کی عبودیت سے ملی ہوئی ابتہالات اسی قانون قدرت کی تصریح کرتی ہیں۔ اگر یہ ابتلاء درمیان میں نہ ہوتا۔ تو انبیاء اور اولیاء ان مدارج عالیہ کو ہرگز نہ پا سکتے۔ کہ جو ابتلا کی برکت سے انہوں نے پا لئے۔ ابتلاء نے ان کی کامل وفاداری اور مستقل ارادے۔ اور جانفشانی کی عادت پر مہر لگا دی اور ثابت کر دکھایا کہ وہ آزمائش کے زلازل کے وقت کس اعلیٰ درجہ کا استقلال رکھتے ہیں۔ اور کیسے سچے وفادار اور عاشق صادق ہیں"۔ (تبلیغ رسالت جلد [illegible] صفحہ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن میں تبلیغِ اسلام

دو نئے احمدی

ایام زیر رپورٹ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے دو کس سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک انگلش خاتون .... ہیں۔ جنہیں ہماری نومسلم بہن مسز بہادری دارالتبلیغ میں لائیں ان سے آمد حضرت مسیحؑ اور الوہیت مسیحؑ اور واقعہ صلیب وغیرہ امور کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اور انہیں تحفہ شہزادہ ویلز کتاب مطالعہ کے لئے دی گئی۔ اس کے بعد دو دفعہ ان سے گفتگو ہوئی۔ اور تحفہ شہزادہ ویلز کے مطالعہ کے وقت جو باتیں قابلِ دریافت معلوم ہوئیں۔ وہ انہوں نے نوٹ کی ہوئی تھیں۔ ان کے تسلی بخش جواب پاکر سلسلہ میں داخل ہوگئیں ۔

دوسرے سید حسین شاہ صاحب ہیں۔ جو سید سردار شاہ صاحب کے والد ہیں۔ جن کے احمدیت میں داخل ہونے کی خبر اخبار الفضل میں احباب ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ انہیں چودھری دولت خان صاحب و چودھری اکبر علی خان صاحب دارالتبلیغ میں لائے۔ میں نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے دلائل اور خصوصیات احمدیت بتائیں۔ اور وہ بھی بیعت فارم پُر کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔ اللہ تعالےٰ دونوں کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین

اسلامی نام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مسز بہادری کا اسلامی نام نعیمہ اور مسٹر لطیف آرنلڈ کے بھائی کا نام رشید آرنلڈ اور ان کی والدہ کا نام حلیمہ آرنلڈ اور مسز ایڈورڈز کا نام عائشہ تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو اسلام کے احکام پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دوسروں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین

ایک اخبار کے نمائندہ سے گفتگو

ساؤتھ ویسٹرن سٹار اخبار کی نمائندہ خاتون دارالتبلیغ میں آئی۔ اور ورلڈ فیلوشپ آف فیتھس میں جو مولانا درد صاحب اور چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کا لیکچر ہوا تھا۔ اس کے متعلق بعض باتیں دریافت کیں۔ اور اخبار میں اس کے مطابق ایک رپورٹ شائع کی۔ اثنار گفتگو میں اس نے مجھ سے یہ بھی دریافت کیا۔ کہ آپ کے یہاں آنے کی کیا غرض ہے۔ میں نے کہا انگریزوں کو مسلمان بنانا۔ اس پر اس نے یہ سوال کیا۔ کہ اسلام اور عیسائیت میں کیا فرق ہے۔ میں نے کہا عیسائی تثلیث کے قائل ہیں۔ اور مسیح کو خدا مانتے ہیں۔ لیکن مسلمان توحید کے قائل اور مسیح کو خدا کا ایک پیغمبر جانتے ہیں وہ کہنے لگی میں بھی خدا کو ایک اور مسیح کو ایک پیغمبر سمجھتی ہوں۔ میں نے کہا۔ تب تم اس امر میں اسلامی عقیدہ سے متفق ہو اور دوسرا فرق یہ ہے۔ کہ ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا پیغمبر سمجھتے ہیں لیکن عیسائی انہیں ایسا نہیں خیال کرتے۔ تھوڑی سی بحث کے بعد اس نے کہا میں بھی انہیں خدا کا پیغمبر مانتی ہوں۔ لیکن یہاں بہت سے لوگ ہیں۔ جو انہیں پیغمبر نہیں مانتے میں نے کہا یہاں تو بہت سے ایسے لوگ ہیں جو خدا تعالےٰ کے وجود کے ہی منکر ہیں۔ اس پر کہنے لگی۔ ہاں یہ بات بھی تو قابلِ تحقیق ہے۔ کہ آیا واقعی خدا ہے بھی یا نہیں۔ میں نے کہا ابھی تو آپ نے مسیحؑ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا پیغمبر تسلیم کیا ہے۔ اور اب خدا تعالےٰ کے وجود میں بھی آپ کو شک ہے۔ اس کا جواب کوئی نہ دے سکی۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ کی ہستی پر تھوڑی دیر تک بحث ہوئی۔ یہاں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو یہ کہدیں گے کہ ہم تو سب نبیوں کو مانتے ہیں۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی خدا کا پیغمبر مانتے ہیں۔ اور یہ کہنے والے دو قسم کے لوگ ہیں۔ بعض تو ایمان کی حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے غلطی سے ایسا کہتے ہیں۔ اور بعض صرف بحث سے بچنے کے لئے منافقت کے طور پر کہہ دیتے ہیں۔ اسی لئے سورۂ جمعہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کی جماعت کی ترقی کی خوشخبری دی گئی ہے۔ معاً بعد سورۂ منافقون رکھ کر اللہ تعالےٰ نے جماعت کو ہوشیار کردیا ہے۔ کہ ان کے زمانہ میں کثرت سے منافقت پھیلی ہوئی ہوگی۔ اس لئے انہیں بہت ہوشیاری سے کام کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ تمام جماعت کو منافقانہ تحریکات اور اثرات سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ خاکسار جلال الدین شمس

مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کی سماعت

بٹالہ ۲۳ اگست۔ آج زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری جو مقدمہ پولیس نے جماعت احمدیہ کے چند معززین پر دائر کر رکھا ہے۔ سردار جسونت سنگھ صاحب مجسٹریٹ علاقہ کی عدالت میں پیش ہوا عدالت نے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی ضمانت حاضری لینے کے بعد چاروں اصحاب سے پوچھا کہ کیوں ان سے حفظِ امن کی ضمانت نہ لی جائے۔ سب نے جواب دیا کہ ہم سے کسی نقض امن کا اندیشہ نہیں ہے۔ اس کے بعد مقدمہ ۲ ستمبر کے لئے ملتوی ہوا۔

دوسرا مقدمہ حفظِ امن کا شیخ عبدالرحمن مصری وغیرہ کے خلاف اسی عدالت میں پیش ہوا۔ جس کے لئے آئندہ تاریخ پیشی ۲ ستمبر مقرر ہوئی ہے۔ نامہ نگار

مقدمہ قبرستان کی اپیل

لاہور ۲۳ اگست۔ قبرستان کے مقدمہ میں آج جو اپیل ہائی کورٹ میں پیش ہونے والی تھی۔ وہ اب ستمبر کی کسی تاریخ کو پیش ہوگی۔

ضرورتِ رشتہ

ایک اعلےٰ تعلیم یافتہ راجپوت نوجوان کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی نیک سیرت۔ تعلیم یافتہ اور تندرست زمیندار راجپوت خاندان کی ہو۔ اطلاعات معرفت پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آئیں ۔

اخبار احمدیہ

درخواستِ دعا۔ میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر و کورٹ انسپکٹر امرتسر کا بچہ محمد رشید سلمہ اللہ چند روز سے بعارضہ شدید بخار اور کھانسی بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

اعلانِ نکاح:۔ میرے بڑے بھائی چودھری عطاء اللہ صاحب کا نکاح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ساڑھے سات سو روپیہ مہر پر بسم اللہ بیگم صاحبہ بنت سید محبوب علی شاہ صاحب ماہل پور ضلع ہوشیارپور حال پٹواری حلقہ متصل (لدھیانہ) سے پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے خاکسار قمر الدین پسر چودھری بدر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال قادیان

299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

جماعت احمدیہ کے جذبات کو سخت ٹھیس پہنچانے والا ایک اخبار

اور

حکومت پنجاب

پنجاب کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خان صاحب نے اگرچہ اپنے عہدہ جلیلہ کی ذمہ واریاں اٹھانے سے قبل ہی یہ اعلان کر دیا تھا۔ کہ وہ اپنے صوبہ میں فرقہ وارانہ کشمکش دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اور جو لوگ کسی نہ کسی رنگ میں دوسروں کی دل آزاری کر کے فضا کو خراب کرتے رہتے ہیں ان کی سرگرمیوں کا پوری طرح انسداد کر دیا جائے گا۔ لیکن وزیر اعظم کی حیثیت میں تو ان کی شاید ہی کوئی ایسی اہم تقریر ہو جس میں انہوں نے فرقہ وارانہ جذبات کو مشتعل کرنے والوں کی مذمت نہ کی ہو۔ اور نہایت دردمندانہ اور مخلصانہ طور پر اہل پنجاب پر یہ بات واضح کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔ کہ فرقہ وارانہ اتحاد میں ہی ان کی خوشحالی ترقی اور طاقت کا راز مضمر ہے۔ اور اس اتحاد کے قیام کے لئے ہر محب وطن ہندو و مسلمان کو موجودہ حکومت کی امداد کرنی چاہیئے۔

اسی سلسلہ میں ان کی وہ کوشش بھی قابل تحسین ہے۔ جو اتحاد کانفرنس کے ذریعہ کر رہے ہیں۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ اتحاد کانفرنس کے ماتحت کام کرنے والی اتحاد کمیٹیوں کے طریق کار میں بعض نقائص ہوں۔ اور یقیناً ہیں جن کی طرف ہم ایک گذشتہ پرچہ میں اشارہ کر چکے ہیں۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ اہل پنجاب کو ایسی اتحاد کمیٹیوں کی بے حد ضرورت ہے جو سابقہ فرقہ وارانہ کشیدگی کو دور کر سکیں۔ اور آئندہ اسے پیدا نہ ہونے دیں۔ چونکہ اسی مقصد اور مدعا کو پیش نظر رکھتے ہوئے سر سکندر حیات خان صاحب نے اپنی سرکاری حیثیت سے اتحاد کانفرنس قائم کی ہے۔ اس لئے ہر امن پسند اور ہر بہی خواہ ملک ان کی کامیابی کا متمنی اور خواہش مند ہے اور اس خواہش کو ان اعلانات سے روز بروز تقویت حاصل ہوتی رہتی ہے جو وزیر اعظم نہایت ذمہ وارانہ انداز میں مختلف مواقع پر فرماتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں انہوں نے لاہور کے اخبار نویسوں کے سامنے جو تقریر کی۔ اس میں بیان کیا۔ کہ وہ صوبہ سے فرقہ واری کو نکالنا چاہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ تسلیم کرتے ہوئے۔ کہ اہل پنجاب کی رگوں میں فرقہ پرستی کا زہر بہت زیادہ سرایت کر چکا ہے۔ کہا۔ کام زیادہ ہونے کی وجہ سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیئے۔

اسی طرح ڈسٹرکٹ بورڈ لدھیانہ کے سپاسنامہ کے جواب میں ۲۱ اگست کو انہوں نے جو تقریر کی۔ اس میں فرمایا:-

"پہلی پنجابی گورنمنٹ کے وزیر اعظم کی حیثیت میں میں آپ کو بتلا دینا چاہتا ہوں۔ کہ موجودہ حکومت سے وفاداری کی بہترین صورت یہ ہے۔ کہ آپ انفرادی اور اجتماعی طور پر مختلف جماعتوں میں صلح و آشتی بڑھانے کی کوشش کریں"۔

لیکن ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی۔ جبکہ ہم ایک طرف تو وزیر اعظم کے اس قسم کے اعلانات دیکھتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی ذکر پاتے ہیں۔ کہ "اگر خواہ کسی جانب سے بھی فرقہ وارانہ شرارت پیدا کی گئی۔ تو ہم اسے موجودہ حکومت کے خلاف غیر وفاشعاری کی بدترین صورت سے منسوب کریں گے"۔

پھر اس سے بھی بڑھ کر آپ کی زبان سے اخبارات کے متعلق یہ تنبیہ سنتے ہیں۔ کہ:- "ایسا اخبار جو کمیونلزم کی حوصلہ افزائی کرے گا۔ خواہ کتنا بڑا اخبار ہو۔ اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اور اسے صحیح جرنلزم کی طرف لایا جایا جائے گا"۔ "اگر ایسے اخبارات نے اپنا طریق کار ٹھیک نہ کیا۔ تو گورنمنٹ مجبور ہو جائے گی۔ کہ انہیں سیدھا کرے"۔

ایک طرف تو یہ اعلانات اور نہایت واضح اعلانات ہیں۔ مگر دوسری طرف انہی ایام میں ایک ایسے اخبار نے جس کے ایڈیٹر صاحب کو سر سکندر حیات خاں صاحب نے خاص طور پر میرٹھ سے بلا کر اتحاد کمیٹی میں شریک کیا۔ اور یہ زریں ہدایت سنائی تھی۔ کہ "صوبے کی ایسی راہ نمائی کریں۔ کہ ہم سب دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائے بغیر اپنے اپنے مذہب کے احکام کے پابند رہیں"۔ جماعت احمدیہ کے خلاف نہ صرف ایک خاص نمبر شائع کر کے اس کے جذبات کو سخت ٹھیس پہونچائی ہے۔ بلکہ اپنے معمولی پرچہ میں بھی آئے دن نہایت اشتعال انگیز تحریریں شائع کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ ۲۱ اگست کے پرچہ میں ایک نظم کو دوبارہ شائع کرتے ہوئے جو تمہیدی سطور اس نے درج کی ہیں۔ وہ حد درجہ اشتعال انگیز اور دل آزار ہیں خاص نمبر میں جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جنہیں احمدی اپنا مقدس پیشوا یقین کرتے ہیں۔ ایسے ناپاک اور اس قدر تکلیف دہ الفاظ لکھے گئے ہیں۔ کہ ان کو پڑھنے کے بعد کوئی حق پسند انسان یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ جماعت احمدیہ پر یہ صریح ظلم نہیں کیا گیا۔ اور اس کے نہایت نازک احساسات کو نہایت بری طرح نہیں کچلا گیا۔ یہ صورت حالات حکومت پنجاب کو خود نظر آ جانی چاہیئے تھی اور ایسی صورت میں ضرور نظر آ جانی چاہیئے تھی۔ جب کہ وہ اتحاد کمیٹیاں بنا رہی۔ دوسروں کے جذبات کو ٹھیس لگنے سے بچانے کی کوشش کر رہی۔ اور فرقہ وارانہ کشمکش کو دور کرنے کی خواہش ظاہر کر رہی ہے۔ لیکن ہم بھی اس بارے میں اس کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اس کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں۔

بتایا تو یہ جاتا ہے۔ کہ اتحاد کمیٹی میں جن امور کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ:

"مذاہب اور رہنمایان مذاہب کے خلاف حملوں کی اشاعت"۔

لیکن رونما یہ ہو رہا ہے۔ کہ اسی اتحاد کمیٹی کے ایک ممبر صاحب اپنے اخبار میں جماعت احمدیہ۔ اور اس کے راہ نماؤں کے خلاف نہایت کمینہ اور تہذیب سے گرے ہوئے حملے کر رہے ہیں۔ حکومت پنجاب کو اس طرف فوری توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں فخرالدین صاحب ملتانی کی موت پر میرے قلبی تاثرات

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

میاں فخرالدین صاحب کی وفات کی خبر

کل شام کو جب میں مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر گھر گیا۔ تو مجھے کسی شخص نے یہ اطلاع دی۔ کہ میاں فخرالدین ملتانی فوت ہو گئے ہیں۔ اس خبر سے میری طبیعت کو ایک سخت دھکا لگا۔ اور میں ایک گہری فکر میں پڑ گیا۔ اور میاں فخرالدین صاحب کے انجام کے متعلق سوچنے لگ گیا۔ کہ یہ کیا ہوا اور کیونکر ہوا۔ سب سے پہلے میرا خیال آج سے اکتیس سال قبل کے زمانہ کی طرف گیا۔ جب میاں فخرالدین پہلی دفعہ قادیان آئے تھے ؁

ابتدائی حالات

مجھے یاد ہے کہ جس دن میں اپنی شادی کے سفر سے واپسی پر پشاور سے بٹالہ پہونچا تھا۔ اسی دن اور اسی گاڑی سے میاں فخرالدین بھی بٹالہ میں اترے تھے۔ اور پھر وہ ہمارے ساتھ ہی یا شائد کچھ آگے پیچھے قادیان پہونچے تھے۔ اس وقت وہ بالکل نوجوان تھے۔ اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ اور غالباً والد کو ناراض کر کے یا شائد ان کی لاعلمی میں قادیان آئے تھے۔ اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ وہ اخلاص اور عقیدت کیساتھ آئے تھے۔ اور پھر انہوں نے علی الترتیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۂ اول رضؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے زمانہ میں اپنی عمر کے اکتیس سال گزارے۔ اور اللہ تعالےٰ کے بہت سے فضلوں سے حصہ پایا۔ یعنی انہیں احمدیت میں حصولِ تعلیم کی بھی توفیق ملی۔ نئے رشتہ دار بھی مل گئے۔ روزگار کا بھی راستہ کھل گیا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سلسلہ کی خدمت کا بھی موقعہ مل گیا۔ اور چونکہ ملنسار تھے اور دوستوں کی خدمت کا بھی جذبہ رکھتے تھے۔ اس لئے آہستہ آہستہ جماعت کے اچھے طبقہ میں ان کے تعلقات ہو گئے۔ اور انہوں نے احمدیت میں ایک باعزت زندگی گزاری ؁

باہمی تعلقات

خاکسار راقم الحروف کے ساتھ بھی ان کا قریباً شروع سے ہی تعلق تھا اور وہ میرے ساتھ محبت رکھتے تھے اور سوائے اپنی عمر کے آخری دو تین سالوں کے میں نے ان میں ہمیشہ اخلاص کا جذبہ پایا۔ ان کے تعلق کی وجہ سے اور اس خیال سے کہ وہ جماعت میں اکیلے داخل ہوئے تھے۔ اور خدمت کا شوق رکھتے تھے۔ میں بھی ان کے ساتھ ہمیشہ محبت کا سلوک کرتا رہا۔ اور چونکہ مجھے تصنیف کا شوق تھا۔ میں اپنی اکثر تصانیف انہیں دے دیا کرتا تھا۔ اور وہ انہیں چھپوا کر اخروی ثواب کے ساتھ ساتھ دنیوی فائدہ بھی حاصل کرتے تھے۔ میں نے کبھی کسی تصنیف کے بدلہ میں ان سے کسی رنگ میں کچھ نہیں لیا۔ حتیٰ کہ میں ان سے خود اپنی تصنیف کردہ کتاب کا نسخہ بھی قیمتاً خریدا کرتا تھا۔ میاں فخرالدین صاحب کو بسا اوقات اصرار ہوتا تھا کہ اپنی تصنیف کا کم از کم ایک نسخہ تو ہدیۃً لے لیا کرو۔ مگر میں ہمیشہ یہ کہہ کر انکار کر دیا کرتا تھا۔ کہ یہ بھی ایک گونہ معاوضہ ہے۔ اور میں اس معاملہ میں معاوضہ سے اپنے ثواب کو مکدر نہیں کرنا چاہتا۔ میاں فخرالدین صاحب چونکہ کتب کی تجارت کرتے تھے۔ ان کو اس عرصہ میں خدمت کا موقعہ ملتا رہا اور ان کے ہاتھ سے بعض اچھی اچھی کتابیں طبع ہوئیں۔ اور میں خوش تھا کہ وہ اپنی طاقت اور سمجھ کے مطابق ثواب اور خدمت کے راستہ پر قدم زن ہیں مگر انجام کا حال صرف خدا ہی جانتا ہے ؁

جماعت سے اخراج

وفات سے کچھ عرصہ قبل میاں فخرالدین کے دل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق شبہات پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ جو آپ کی ذات اور طریق کار دونوں کے متعلق تھے اور بدقسمتی سے ان ایام میں انہیں صحبت بھی ایسی ملی۔ جس سے اس مرض کو مزید تقویت پہونچی۔ اور وہ جلد جلد اپنے اخلاص کے مقام سے گرتے گئے اور بالآخر خلیفۂ وقت کی طرف سے خطرناک طور پر مسموم ہو کر اس حالت کو پہونچ گئے۔ کہ جب ایک شاخ خشک ہو کر اپنے درخت سے کاٹ دیئے جانے کے قابل ہو جاتی ہے۔ اور حضرت صاحب نے انہیں جماعت سے خارج فرما دیا ؁

نہائت افسوسناک انجام

اس وقت تک بھی میں سمجھتا تھا۔ کہ شائد اس ٹھوکر کے بعد وہ سنبھل جائیں اور توبہ اور اصلاح کی طرف میلان پیدا ہو۔ چنانچہ انہوں نے خود بھی ایک خواب دیکھا۔ جس میں انہیں بتایا گیا کہ توبہ کر کے معافی مانگ لینی چاہیئے۔ اور بعض دوسرے لوگوں نے بھی دیکھا کہ اگر وہ توبہ نہیں کریں گے۔ تو بہت جلد عذاب الہیٰ میں مبتلا ہو جائیں گے مگر کچھ تو اپنی طبیعت کے ناواجب جوش کی وجہ سے اور اس زنگ کی وجہ سے جو ان کے دل پر لگ چکا تھا اور کچھ بعض غلط مشورہ دینے والوں کے پیچھے لگ کر انہوں نے خدا کی آواز کو نہ سنا۔ اور مخالفت میں بڑھتے گئے۔ اور بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے متعلق ایک نہائت گندہ اشتہار نکالا۔ اور مومنوں کی جماعت کی سخت دل آزاری کی۔ جس پر سلسلہ کی تعلیم کے خلاف ایک نوجوان نے اشتعال میں آ کر اور اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھتے ہوئے ان پر حملہ کر دیا۔ اور وہ چھ دن بعد ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ مرنا تو سبھی نے ہے۔ مگر جو انجام میاں فخرالدین کا ہوا ہے وہ بہت دردناک ہے۔ اور ہر مومن اور متقی کے لئے یہ ایک خوف کا مقام ہے۔ اور یہی وہ احساس ہے۔ جس کی وجہ سے میاں فخرالدین کی وفات کا سن کر میری طبیعت کو ایک سخت دھکا لگا۔ کیونکہ انکی موت کا سنتے ہی میری آنکھوں کے سامنے وہ زمانہ آ گیا۔ جب وہ آج سے اکتیس سال قبل اخلاص اور محبت کے ساتھ قادیان آئے تھے۔ اور اس کے بعد میری آنکھوں کے سامنے ان کی موت کا زمانہ آیا۔ جب وہ جماعت سے کٹ کر الگ ہو چکے تھے۔ بلکہ جماعت کی تخریب کے درپے تھے اور میں نے یوں محسوس کیا۔ کہ ایک شخص نے اکتیس سال کے لمبے زمانہ میں دن رات لگ کر ایک عمارت تیار کی۔ اور اپنی سمجھ اور طاقت کے مطابق اسے سجایا۔ اور آراستہ کیا۔ مگر پھر نہ معلوم دل میں کیا آیا۔ کہ ایک آن کی آن میں اس عمارت کو گرا کر خاک میں ملا دیا ؁

اس خیال کے ساتھ ہی میرے سامنے سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث آ گئی۔ کہ ایک شخص نیک عمل کرتا ہے۔ اور نیک عمل کرتے کرتے گویا جنت کے دروازہ پر پہونچ جاتا ہے۔ مگر پھر اس کی کوئی مخفی بدی اس کے رستہ میں حائل ہو کر اسے جنت کے رستہ سے ہٹا کر دوسرے راستہ پر ڈال دیتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس حدیث کے ساتھ ہی میری توجہ اس قرآنی آیت کی طرف بھی پھر گئی - کہ وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا - یعنی اے مومنو - تم اس عورت کی طرح مت بنو - جس نے بڑی محنت کے ساتھ اپنا سُوت کاتا لیکن جب وُہ سُوت مکمل ہونے کو آیا - تو پھر اس نے کسی وجہ سے اپنے کاتے ہُوئے مضبوط سُوت کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا - ان خیالات نے مجھے سخت محزُون کر دیا - اور میں نے خیال کیا - کہ کاش فخر الدین اس گروہ میں نہ ہوتا - جنھوں نے اس خیال سے ایک ایمان اور تقوٰے کی عمارت کھڑی کی - کہ ہم مرنے کے بعد اُس میں بسیرا کریں گے - مگر جب وُہ عمارت تکمیل کو پہونچنے لگی - اور ان کے مرنے کا وقت آیا - تو انہوں نے خود اپنے ہاتھ سے اس عمارت کو گرا کر اُسے پاش پاش کر دیا *

فخر الدین کے ساتھیوں کا خیال

پھر مجھے فخر الدین کے ساتھیوں کا خیال آیا - اور میں نے کہا - خدایا - ان میں بھی بعض پُرانے ہیں - ان کی آنکھیں کھول - اور انہیں توبہ کی توفیق دے - اور انہیں خراب انجام سے بچالے - اور ان کے دلوں کو حق و صداقت کی طرف پھیر دے - اور اس عارضی لغزش کو دُور کر کے انہیں پھر سیدھے راستہ کی طرف لے آ - اور انہیں اس نُور سے محروم نہ کر - جو تُونے ازل سے جماعت احمدیہ کے لئے مقدّر کر رکھا ہے - اور بالآخر میں اس لئے بھی مغموم ہُوا - کہ جو دوست اس وقت خدا کے فضل سے سیدھے راستہ پر گامزن ہیں - مگر ان کا انجام ہماری نظر سے پوشیدہ ہے - ایسا نہ ہو - کہ ان میں سے بھی کوئی شخص ٹھوکر کھا کر بھٹک جائے - اور اپنے ہاتھوں سے اپنا کاتا ہُوا سُوت کاٹ دے بلکہ اے خُدا - تو ہم سب کو راستی اور صداقت اور ایمان اور اخلاص پر وفات دے - اور ہمیں ان لوگوں سے نہ بنا - جو تیرے دربار میں پہونچ کر پھر دھتکار دیئے جاتے ہیں - اور منعم علیہ بن کر پھر مغضوب ہو جاتے ہیں - آمین اللّٰھم آمین *

پانچ خطرناک غلطیاں

ان خیالات کے بعد میں اس سوچ میں پڑ گیا - کہ میاں فخر الدین کا یہ انجام کیوں ہُوا؟ اس کے جواب میں میرے دل نے مجھے کہا - کہ میاں فخر الدین سے پانچ خطرناک غلطیاں سرزد ہوئیں - جن کی وجہ سے وُہ اس حد تک خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا نشانہ بن گئے - کہ جب انعام لینے کا وقت آیا - تو انعام لینا تو الگ رہا - جو کچھ اپنے پاس موجود تھا وُہ بھی گنوا بیٹھے - وُہ غلطیاں یہ تھیں:-

۱ - میاں فخر الدین نے ایک الٰہی سلسلہ میں اپنے آپ کو منسلک کر کے اور ایک خلافتِ حقّہ کے ساتھ بعیت کا رشتہ جوڑ کر پھر اپنے امام اور مقتدا پر بدظنی کی - اور بدظنی بھی ایسی کی - جو بغیر شرعی ثبوت کے ایک ادنےٰ مومن کے متعلق بھی جائز نہیں *

۲ - وُہ اپنے دل میں زہر پیدا ہو جانے کے بعد - اور دل میں خلیفۂ وقت سے بعیت کا تعلق قطع کر دینے کے باوجود محض ظاہری طور پر - اور پردہ رکھنے کے لئے ایک کافی لمبے عرصہ تک اپنے آپ کو بعیت میں شمار کرتے رہے - مگر دَر پردہ اپنے امام کے خلاف کوشش کرتے رہے - اور اس طرح انہوں نے اپنے اوپر اس خدائی فتوٰے کو لے لیا - جس کا نام نفاق ہے - اور جس کے متعلق "قرآنِ کریم" میں سخت وعید آیا ہے *

۳ - انہوں نے خلیفۂ وقت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان پر وُہ گندے الزامات لگائے - جن کے متعلق قرآن شریف کا یہ صریح حکم ہے - کہ اگر ایسے الزامات لگانے والا ایک ہی واقعہ کے متعلق چار چشم دید گواہ نہیں لاتا - تو وُہ خدا کے نزدیک جھوٹا اور کذّاب ہے *

۴ - انہوں نے الزامات کے لگانے میں وُہ طریق اختیار کیا - جس سے بدعلیمی اور فحش کی اشاعت ہوتی ہے - اور گندے جذبات اور گندے خیالات کا چرچا ہوتا ہے - اور قوم کے اخلاق بگڑتے ہیں - یقیناً بسا اوقات خود بدی کا وجود خصوصاً جبکہ وُہ مخفی ہو - اخلاق کو اس قدر خراب نہیں کرتا - جتنا کہ ایک بدی کا آزادانہ چرچا خراب کرتا ہے - کیونکہ اس سے بدی کا رُعب مٹتا ہے - اور لوگوں میں اس کے ارتکاب کی جُرأت پیدا ہوتی ہے - اسی واسطے حضرت عائشہ رض پر الزام لگانے والوں کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے - کہ یہ لوگ دو وجہ سے مجرم ہیں:-

اوّل اس لئے کہ انہوں نے ثبُوت کے بغیر الزام لگایا:-

دُوسرے اس لئے کہ انہوں نے قوم میں بدی کا چرچا کر کے کمزور مزاج لوگوں کے اخلاق پر گندا اثر پیدا کیا - اور فحش اور گندے جذبات کی اشاعت میں حصہ لیا *

۵ - پانچویں میاں فخر الدین نے یہ غلطی کی - کہ خدا کی قائم کردہ جماعت سے الگ ہو کر جماعت کو نقصان پہنچانے اور جماعت کے بندھے ہُوئے شیرازے کو منتشر کرنے کی کوشش کی - اور یہ وُہ بات ہے - جو خدا کے غضب کے بھڑکانے میں سب سے تیز تر ہے *

ایک عظیم الشان قرآنی اصل

اس کے علاوہ میاں فخر الدین نے اس عظیم الشان قرآنی اصل کو بھی بھلا دیا - کہ اللہ تعالےٰ جب کسی چیز کو اختیار کرتا ہے - تو اس لئے اختیار نہیں کرتا - کہ اس چیز میں سب خوبی ہی خوبی ہوتی ہے - اور کوئی بھی بُرائی نہیں - اور جب وُہ کسی چیز کو رد کرتا ہے - تو اس لئے رد نہیں کرتا - کہ اس میں صرف خرابی ہی خرابی ہے - اور کوئی بھی خوبی نہیں - بلکہ وُہ اپنے ازلی قانون کے ماتحت ہر چیز کو تولتا ہے - اور پھر تولنے کے نتیجہ میں اگر کسی چیز میں خوبی کا پہلُو نمایاں اور غالب ہو - تو باوجُود اس کے کہ اس میں کوئی ایک آدھ نقص ہو - وُہ اسے قبول کر لیتا ہے - دوسری طرف اگر کسی چیز میں نقص کا پہلو نمایاں اور غالب ہو - تو باوجُود اس کی بعض خوبیوں کے اللہ تعالےٰ اس کو رد کر دیتا ہے - مثلاً شراب اور جوئے کے متعلق فرمایا - کہ ہم نے انہیں اس لئے حرام قرار دیا ہے - کہ اثمھما اکبر من نفعھما - یعنی گو ان میں بعض خوبیاں بھی ہیں - مگر نقصان کا پہلو بہت غالب ہے - پس میاں فخر الدین صاحب کو یہ دیکھنا چاہیئے تھا - اور اب اُن کے بعد اُن کے رفقاء کو یہ خیال کرنا چاہیئے - کہ اگر ایک شخص کی خلافت کو خدا نے نوازا ہے - اور وُہ اسے ترقی پر ترقی اور برکت پر برکت دے رہا ہے - اور خدا کا قول اور فعل دونوں اس کی تائید میں ہیں - تو اول تو ہمارا یہ کام نہیں - کہ اس کے نقصوں کے متعلق جستجو کریں - اور اگر بالفرض ہمیں کوئی نقص نظر آتا بھی ہے - تو پھر بھی ہمیں یہ سوچنا چاہیئے - کہ جب خدا نے اس نقص کے باوجود اسے قبول کیا ہے - اور اسے اپنی رحمت اور برکت سے نوازا ہے - تو ہم کون ہیں؟ کہ اس پر حرف گیری کریں - اور اسے قابلِ ردّ قرار دیں - ان حالات میں اگر ہمیں کوئی نقص نظر آتا ہے تو اول تو ہمارا فرض ہے کہ استغفار کر کے اس شیطانی خیال کو دل سے نکال دیں اور اگر ہم اسے دل سے نہ نکال سکیں - تو ہمیں چاہیئے - کہ کم از کم اسے ظاہر کر کے فتنہ نہ پیدا کریں - بلکہ خدا سے دعا کریں - کہ اگر کوئی نقص ہے - تو وہ اس نقص کو دُور کر دے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الغرض یہ ایک زریں اصول تھا جو میاں فخر الدین صاحب اور ان کے ساتھیوں نے بالکل نظر انداز کر دیا۔ اور وُہ یہ کہ خدا کے ازلی قانون میں کسی چیز کے محض نقص یا محض خوبی کو نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ دونوں کو ایک دوسرے کے مقابلہ پر رکھ کر تولا جاتا ہے۔ پھر جو پہلو بھاری ہو۔ اس کے مطابق اسے قبول کیا جاتا یا رد کیا جاتا ہے۔ اگر ایک شخص میں ہزاروں خوبیاں ہیں۔ اور یہ خوبیاں نہائت اہم اور وزنی اور وسیع الاثر ہیں۔ اور اس کے مقابل پر ہمیں اس میں ایک آدھ کمزوری بھی نظر آتی ہے۔ تو کیا اس کی اس کمزوری کی وجہ سے اسکی ہزاروں خوبیوں پر پانی پھیر دیا جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ خدا اسے باوجود اس مزعومہ کمزوری کے قبول کرے گا۔ کیونکہ اس کا ترازو حق کا ترازو ہے۔ اور اس کا یہ قانون ہے۔ کہ ان الحسنات یذھبن السیئات یعنے نیکیاں کمزوریوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ ایک نہائت گری ہوئی ذہنیت ہے۔ کہ کسی شخص کی طرف کوئی ایک آدھ جھوٹی سچی کمزوری منسوب کر کے اسے گرانے کی کوشش کی جائے۔ اور اس کی ہزاروں خوبیوں اور اعلےٰ قابلیتوں اور دین کے لئے اس کی محبت اور غیرت اور جوش اور قربانی کو بالکل نظر انداز کر دیا جائے۔ افسوس کہ یہ لوگ الوصیت کے ان الفاظ کو بھی بھول چکے ہیں۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ ممکن ہے کہ موعود خلیفہ میں بعض لوگوں کو بعض کمزوریاں نظر آئیں۔ اور دھوکا دینے والے خیالات کی وجہ سے وہ اسے بعض اعتراضات کا نشانہ بنائیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ اس وجہ سے جماعت کو ٹھوکر نہیں کھانی چاہیئے۔ کیونکہ "ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یہ ایک بہت لطیف سبق تھا مگر افسوس کہ میاں فخر الدین اور ان کے رفقاء نے اس سے کبھی فائدہ نہ اٹھایا*

اس جگہ یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ اس پیرے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ صرف اصولی طور پر مخرجین کے اعتراضات اور ان کی موجودہ ذہنیت اور ادعا کو مدنظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ ورنہ حقیقت کے لحاظ سے ان کے جملہ اتہامات سراسر باطل اور جھوٹ ہیں اور قرآن شریف ان سب کو مفتریات قرار دیتا ہے۔ اور الزام لگانے والوں کو افترا پرداز اور کذاب ٹھہراتا ہے۔ والحق ماشھد بہ القران۔

نیت کے نیک ہونے کا ادعا

ایک اور بات جو غالباً ٹھوکر کا باعث ہو رہی ہے۔ یہ ہے کہ یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ اور اس بات کے مدعی ہیں کہ ہماری نیت نیک ہے۔ اس لئے خدا ہمیں کامیابی عطا کرے گا۔ اس کے متعلق میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اول تو نیت کا اصل حال صرف خدا کو معلوم ہوتا ہے۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ کس کی نیت اچھی ہے۔ اور کس کی خراب ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ نیت کا معاملہ ایسا نازک ہے کہ بسا اوقات خود نیت کرنے والے انسان کو بھی یہ خبر نہیں ہوتی۔ کہ اس کی نیت حقیقتاً نیک ہے یا نہیں کیونکہ کئی مخفی پردے درمیان میں حائل ہوتے ہیں۔ دوسرے محض نیک نیت ہونا قطعاً کوئی چیز نہیں ہے۔ اور نہ ہی محض ظاہری نیک نیتی انسان کو خدائی گرفت سے بچا سکتی ہے مثلاً دیکھو یہ جو کروڑوں لوگ اسلام کے منکر ہیں۔ کیا یہ سب بدنیت ہیں؟ اور یہ ساری غیر احمدی دنیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رد کر رہی ہے کیا وُہ بدنیت ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ جہاں تک ظاہری نیت کا سوال ہے دنیا میں اکثر لوگ نیک نیت ہوتے ہیں لیکن وُہ محض اس قسم کی نیک نیتی کی وجہ سے حق کے انکار کی لعنت سے نہیں بچ سکتے۔ حقیقۃ الوحی کھول کر دیکھو اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نیت کے متعلق مفصل بحث کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ حقیقت کے لحاظ سے کس شخص کو نیک نیت سمجھا جا سکتا ہے۔ اور کس کو نہیں۔ اور یہ تشریح فرمائی ہے۔ کہ جو شخص حق کا منکر ہے اسے محض اس کی ظاہری نیک نیتی کی وجہ سے نیک نیت نہیں قرار دیا جا سکتا۔ جب تک کہ وہ ان شرائط اور لوازمات کو پورا نہ کرے۔ جو نیک نیتی کے لئے ضروری ہیں۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۴ تا صفحہ ۱۸۱)

پس ان لوگوں کا یہ دعوےٰ کہ وُہ نیک نیت ہیں بالکل قابل قبول نہیں۔ اور وُہ انہیں خدائی گرفت سے ہرگز نہیں بچا سکتا۔ اس طرح تو ہر مفسد اور ہر فتنہ پرداز یہ دعوےٰ کر سکتا ہے۔ کہ میں نیک نیت ہوں۔ قرآن کھول کر دیکھو کیا مدینہ کے منافق یہ دعوےٰ نہیں کرتے تھے۔ کہ انما نحن مصلحون۔ یعنے ہم تو صرف اصلاح کی نیت سے کھڑے ہوئے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ نے یہ فرما کر ان کے دعوےٰ کو ٹھکرا دیا۔ کہ الا انھم ھم المفسدون ولکن لا یشعرون۔ یعنے خبردار یہی لوگ مفسد اور فتنہ پرداز ہیں۔ مگر وہ سمجھتے نہیں پس محض اصلاح اور نیک نیتی کا دعوےٰ کوئی چیز نہیں ہے۔ جب تک اس دعوے میں خدا کی ازلی شریعت کے ماتحت اصلاح اور نیک نیتی کی حقیقت مضمر نہ ہو۔ اور اس کی علامات نہ پائی جائیں۔ تعجب ہے کہ الزامات تو اس رنگ میں لگائے جا رہے ہیں۔ جس کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اولٰئک عند اللہ ھم الکاذبون۔ یعنی اس رنگ میں الزام لگانے والے خدا کے نزدیک جھوٹے اور مفتری ہیں مگر دعوےٰ اصلاح اور نیک نیتی کا کیا جاتا ہے! پھر رستہ تو وہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ جس سے جماعت کا شیرازہ منتشر ہوتا ہے۔ اور اس کی بندش ہوئی ہُوا بکھرتی ہے۔ اور جماعت بدنام ہوتی اور اس کا رعب مٹتا اور اس کی طاقت میں کمی آتی ہے۔ مگر دعوےٰ جماعت کو ترقی دینے کا کیا جا رہا ہے!!

پھر جماعت میں بدی اور بے حیائی کی باتوں کا چرچا کر کے فحش کی اشاعت کی جاتی ہے۔ اور گندی باتیں کر کر کے کمزور طبیعت لوگوں میں گندے جذبات کو ابھارا جا رہا ہے۔ مگر دعوےٰ یہ کہ ہم جماعت کو پاک و صاف کرنا چاہتے ہیں!!! افسوس ہے کہ ان لوگوں کی آنکھوں پر ایسا پردہ پڑ گیا ہے کہ اب وُہ ان بدیہی حقائق کو بھی نہیں دیکھ سکتے۔ جو ایک راستہ چلتے ہوئے شخص کو بھی نظر آنے چاہئیں۔ اور وہ قرآن و حدیث کی صریح تعلیم کے خلاف قدم زن ہو کر جماعت کو ہلاکت اور تباہی کی طرف دھکیلنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہدائت دے۔ مجھے تو ان کا انجام اچھا نظر نہیں آتا۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ وُہ جس راستہ پر چل رہے ہیں۔ اس کی آخری منزل سوائے بے دینی اور بے حیائی کے اور کچھ نہیں۔ اور ثبوت پوچھو تو سوائے اس کے کچھ پیش نہیں کر سکتے۔ کہ فلاں مرد یہ کہتا ہے۔ اور فلاں عورت یہ سناتی ہے۔ اور فلاں لڑکا یہ گواہی دیتا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ کیا معصوم لوگوں کے چال چلن کی اتنی ہی قیمت رہ گئی ہے۔ کہ زید و بکر کی بے ہودہ بکواس سے انہیں داغدار کرنے کی کوشش کی جائے؟ کیا اس شخص کا کیرکٹر جس کے ہاتھ میں آپ نے چہارم صدی تک اپنا بیعت کا ہاتھ دیئے رکھا۔ اسی معیار پر تولے جانے کے قابل ہے۔ کہ آوارہ مزاج اور آزاد منش نوجوان اس کے متعلق کیا کہتے ہیں! افسوس صد افسوس کہ اتنا بھی نہیں سوچا گیا کہ شہادت دینے والے کس قماش کے لوگ ہیں۔ اور جس کے متعلق شہادت دی جا رہی ہے، وُہ کس پوزیشن کا انسان ہے۔

301
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی کیا بشارات ہیں۔ اور پھر یہ بھی نہیں دیکھا گیا۔ کہ اس قسم کے الزامات نئے نہیں ہیں۔ بلکہ حضرت یوسف علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک اکثر انبیاء اور صلحا و پر اور ان کے اہل وعیال پر کمینہ لوگوں کی طرف سے ایسے الزامات لگائے جاتے رہے ہیں۔ اور ہر زمانہ میں اللہ تعالےٰ اپنے قول و فعل سے ان کی تردید کرتا رہا ہے۔

اچھی زندگی وہی ہے۔ جس کا انجام اچھا ہو

میں اپنے خیالات کی رو میں اصل مضمون سے ہٹکر دوسری طرف نکل گیا میں یہ بیان کر رہا تھا۔ کہ میاں فخر الدین صاحب ملتانی کی وفات پر میرے دل میں کیا کیا خیالات اٹھے۔ میں یہ بیان کر چکا ہوں۔ کہ ان کی وفات کی خبر سنکر میری آنکھوں کے سامنے ان کی قادیان کی اکتیس ۳۱ سالہ زندگی کا نقشہ پھر گیا۔ اور میں نے ان کے آغاز کے مقابل پر ان کے انجام کو رکھکر دیکھا۔ اور میرا دل خوف سے بھر گیا۔ اور میں نے دل میں کہا کہ اچھی زندگی وہی ہے جس کا انجام اچھا ہو۔ میرے دل میں یہ خیال آیا۔ کہ اگر میاں فخر الدین آج سے ڈھائی ماہ قبل فوت ہو جاتے تو گو اس وقت بھی ان کے دل میں مرض پیدا ہو چکا تھا۔ مگر بہر حال ابھی تک وہ خدا کے پردۂ ستاری کے نیچے تھے۔ اور یقیناً اس وقت انہیں یہ نعمت تو حاصل ہو جاتی۔ کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک جماعت ان کے جنازہ میں شریک ہوتی اور ان کے لئے خدا سے مغفرت کی طالب ہوتی اور چونکہ وہ موصی تھے۔ اغلب یہ ہے کہ خدا ان کی لغزش کو معاف فرما دیتا۔ اور مقبرہ بہشتی میں جگہ پا لیتے۔ مگر اس ڈھائی ماہ کے قلیل عرصہ نے کیا کیا تغیر پیدا کر دیا۔ اور انہیں کہاں سے اٹھا کر کہاں دے مارا!! یقیناً یہ خدائے غیور کی تقدیر ہے۔ جسے کوئی شخص بدل نہیں سکتا۔ ہمارے دل ان کی موت پر خوش نہیں۔ بلکہ میں اپنے اوپر دوسروں کو قیاس کر کے کہتا ہوں۔ کہ ہم سب کو ان کی موت کا رنج ہے۔ اور دلی رنج ہے۔ اور ہمارے دل اس خیال سے محزون ہیں۔ کہ ہمارا ایک ساتھی جو برسوں ہمارے اندر رہا۔ کس طرح اپنی عمر کے آخری لمحات میں ہم سے جدا ہو کر ایک ایسے رستہ پر پڑ گیا۔ جو اب ہمارے رستہ سے کہیں اور کبھی نہیں مل سکتا۔ بلکہ اس رستہ کا ہر قدم اس روحانی جدائی کو وسیع کرتا جاتا ہے۔ جو ہمارے اور اس کے درمیان حائل ہو چکی ہے۔ یہ ایک نہایت دردناک منظر ہے۔ مگر ہر الٰہی سلسلہ کو یہ مناظر دیکھنے پڑتے ہیں جن کے بغیر کوئی قوم مستحکم نہیں ہو سکتی۔

شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری

اسی تخیل میں میری نظر میاں فخر الدین سے ہٹ کر شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کی طرف منتقل ہوئی۔ اور میں نے دل میں کہا کہ یہ وہ صاحب ہیں۔ جن کا میرے ساتھ میاں فخر الدین کی نسبت بھی زیادہ وسیع اور زیادہ گہرا تعلق رہا ہے۔ یعنی ان کی اہلیہ صاحبہ میری رضاعی بہن ہیں اور ایک مخلص اور پرانے اور مرحوم صحابی کی لڑکی ہیں۔ وہ خود برسوں ایک صیغہ میں میرے ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔ اور پھر ان کے ساتھ میرے ذاتی دوستانہ تعلقات بھی رہے ہیں۔ میں نے ان باتوں کا خیال کیا۔ اور میرا دل سخت دردمند ہو گیا۔ اور میں نے ان کے لئے دعا کی۔ کہ خدایا ان کی آنکھوں کو کھول اور انہیں اپنے فضل سے سچے رستہ کی طرف ہدایت دے۔ اور انہیں بد انجام سے بچا اور اگر تیرے علم میں یہ مقدر نہیں ہے۔ تو کم از کم انہیں اس خطرناک رستہ سے ہٹا لے۔ جو تیرے غضب کو زیادہ بھڑکانے والا ہے۔ اور انہیں کسی گمنامی کے گوشے میں لے جا کر ڈالدے جہاں وہ کسی دوسرے ماحول میں پڑ کر اس آگ کے کھیل کو بھول جائیں۔ جس میں وہ اب مصروف ہیں۔

انتہائی اشتعال سے مغلوب ہوجانیوالا نوجوان

بالآخر مجھے اس نوجوان کا بھی خیال آیا۔ جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے ہاتھ سے زخمی ہو کر میاں فخر الدین کی موت واقعہ ہوئی ہے۔ میں نے خیال کیا کہ یہ نوجوان اپنی جوانی کے عالم میں اس انتہائی اشتعال سے مغلوب ہو کر جو میاں فخر الدین کے الفاظ نے دلایا۔ میاں فخر الدین پر حملہ کر بیٹھا ہے۔ اور اس حملہ میں اس نے جماعت کی اس تعلیم کو یاد نہیں رکھا۔ کہ ہمیں ہر اشتعال کی حالت میں خواہ وہ کیسا ہی سخت ہو اپنے نفس کو قابو میں رکھنا چاہیئے۔ اور صبر اور برداشت کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔

میں نے دعا کی کہ خدایا یہ نوجوان جو ایک سخت غلطی کا مرتکب ہو چکا ہے۔ تو اسے توفیق عطا کر کہ وہ سچی اور دلی ندامت کے ساتھ تیرے آستانہ پر گر جائے۔ اور قبل اس کے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو۔ وہ تیری معافی کو پالے۔ اور اے خدا تو آئندہ جماعت کے افراد کو یہ توفیق عطا کر کہ وہ اپنے جوشوں کو ناواجب طور پر ظاہر کرنے کی بجائے اپنے نفسوں کو روک کر رکھیں۔ اور اپنے جوشوں کو قابو میں رکھتے ہوئے انہیں ان رستوں پر ڈالیں جو تیرے دین کے لئے رحمت اور برکت اور نیک نامی کا باعث ہوں۔ آمین اللّٰھمّ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد۔ ۲۴ اگست ۱۹۳۷ء

مخرجین کی غیر مبایعین سے ساز باز

شیخ مصری صاحب کے اخراج از جماعت سے پہلے غیر مبایعین کا ایک ملازم سید محمد امین گیلانی کشمیر آیا تھا۔ سرینگر سے ہوتے ہوئے یہاں اپنے تایا سید محمد صادق شاہ صاحب کے پاس آیا تو شیخ مصری صاحب کے اخراج کا ہم نے اس سے ذکر کیا۔ امیر اس نے فوراً کہا۔ ان کے سوالات کا جواب قادیان کی ساری جماعت ملکر بھی نہیں دے سکتی۔ محمد امین کے بیان سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ مصری صاحب خارج ہونے سے پہلے ان کو اپنے تیر و ترکش دکھا چکے تھے۔ اور ان کے ساتھ ساز باز کر چکے تھے۔

اسی طرح آج سے تین سال پہلے کا ایک واقعہ ہے۔ جس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ مصری صاحب کے غیر مبایعین کے ساتھ پرانے اور گہرے تعلقات تھے۔ ۱۹۳۴ء میں خاکسار بھدرواہ گیا۔ پیغامی مبلغ سید اختر حسین بھی پہونچا۔ ایک دن بھدرواہ کے کسی شخص کے کثرت عیال اور قلت مال کا ذکر ہوا۔ تو خاکسار نے ہر سال بچہ پیدا ہونے کی مثال میں مصری صاحب کا نام لیا۔ اس پر پیغامی مبلغ جوش میں لال پیلا ہو گیا۔ اور کہنے لگا ان کا ذکر تم نے کیوں کیا۔ خاکسار نے اس وقت پیغامی مبلغ کے اس بے جا جوش کو محض عداوت پر محمول کیا۔ لیکن اب اس واقعہ پر جتنا غور کرتا ہوں یہی یقین پڑتا ہے کہ ان کے غیر مبایعین سے دیرینہ تعلقات تھے۔

خاکسار عبد الواحد لڈروں۔ کشمیر

تحریک قرضہ ایک لاکھ

کیا آپ نے مندرجہ بالا تحریک میں حصہ لیکر اپنا فرض ادا کر دیا ہے؟

ناظر بیت المال

احمدیت کے پنج تن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ عالم کے صفحات اس بات پرشاہد ہیں۔ کہ جب کبھی دنیا میں کوئی الٰہی سلسلہ قائم ہوا۔ ان مخلصین کی جماعت میں بعض منافقین بھی پیدا ہوتے رہے۔ جنہوں نے اس سلسلہ کو اندر ہی اندر نقصان پہنچانے کی انتہائی کوشش کی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے اپنے سلسلے کو قائم رکھا۔ قرونِ اولیٰ کی خلافتوں کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگ کس قدر بے باک واقع ہوئے تھے۔ ہر ایسے جرم کا مرتکب انہوں نے خلیفہ وقت کو قرار دیا۔ جس کے سننے سے آج بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کمزور ایمان لوگ ان کے پروپیگنڈا سے کسی حد تک متاثر ہو جاتے ہیں۔ مگر چونکہ اللہ تعالےٰ کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو اس سلسلہ کے ساتھ وابستہ رکھے اس لئے ایسے ابتلاؤں کے لئے ماموروں اور رسولوں کو اپنے کلام میں بطور پیشگوئی خبر دے دیتا ہے کہ تمہارے بعد یہ یہ فتنے اٹھیں گے اور جب وہ فتنے رونما ہوتے ہیں۔ تو مخلص لوگوں کے دل یقین کامل سے بھر جاتے ہیں۔ اور وہ سجدہ شکر بجا لاتے ہیں۔ مگر بدبخت حب دنیا کے قعر مذلت میں گر کر اپنی روحانی زندگی کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ دوسرا پہلو انبیاء کی پیشگوئیوں میں ان لوگوں کے وجود کی خبر ہوتی ہے۔ جن کے ذریعے خدا تعالےٰ اپنے دین کی اشاعت کرانا چاہتا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھئے۔ ابتدائے اسلام میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی متعدد پیشگوئیوں میں خلفائے اربعہ کے مناقب بیان فرمائے۔ اور ان کو نہایت صادق۔ راستباز قرار دیا۔ ان سے بغض وکینہ رکھنے والے کو الٰہی عذاب کا مستحق ٹھہرایا۔ اب کامل انسانوں نے تو یہی کہہ کر روافض کے اعتراضات کا خاتمہ کر دیا۔ کہ ھذا بھتان عظیم۔ مگر ازلی بدبختوں کے پاس سوائے اعتراضات کے کچھ نہ رہا۔ ان بزرگ ترین ہستیوں کی زندگی پر منافقین کو اعتراض ہی اعتراض نظر آئے۔ اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پنج تن پاک کی نسبت کس قدر اوصاف بیان کئے۔ ان کے جسم کو اپنا جسم ان کے خون کو اپنا خون ان کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا۔ مگر زمانہ اس بات سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ کربلا کے ریتلے میدان میں کڑکتی ہوئی دھوپ میں پنج تن پاک کے جگر گوشوں کو کس بے دردی کے ساتھ شہید کیا گیا۔ علی اصغرؓ کی گردن میں امتِ مسلمان کہلانے والوں نے تیر گاڑے۔ جن کی ہدایت کے لئے ننھے شہید کے باپ نے کربل کی خونیں زمین میں جان دی۔ کیا ان لوگوں کو حضورِ فداہ ابی وامی کی پیشگوئیاں یاد نہیں تھیں تھیں مگر حب دنیا کے بادل ان کے سروں پر چھا چکے تھے۔ خلیفہ سوم کی داڑھی پکڑنے والا کون تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کا بیٹا محمد تھا۔ مگر کیا اس کا پیدا کیا ہوا فتنہ مومن اور راستباز لوگوں کو وہ صداقت سے ہٹا سکا۔ ہرگز نہیں۔ ان فتنہ گروں نے بھی پہلے یہی سوال کیا تھا تم خلافت سے معزول ہو جاؤ۔ مگر خدا کے نبی پر ایمان رکھنے والے خلیفہ نے کہا۔ تم جو چاہو کہو۔ جو قمیص خدا نے مجھے پہنائی۔ میں نہیں اتاروں گا اپنی اس اولاد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہلے سے کثیر بشارات دی گئیں۔ کہ مریم کی طرح تجھے پاک اولاد دی جائے گی۔ جس طرح قرونِ اولیٰ میں اسلام کی بنیاد پنج تن پاک پر رکھی گئی تھی۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے آپ کو الہاماً بتایا۔ کہ آپ کی اولاد ایک دن دین کی بنیاد بنے گی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علی الاعلان اس مطہر اور موعود اولاد کے متعلق فرمایا۔ کہ اے میرے بیعت کرنے والے صادق احمدیو! تمہارا ایمان اور تمہارا تعلق مجھ سے اسی صورت میں ہے۔ کہ تم احمدیت کے ساتھ محبت اور ارادت رکھو۔ کیونکہ یہی ہونگے جن کو اللہ تعالےٰ دینِ احمدیت کی بنیاد قرار دے گا۔ اور صحیح احمدیت انہی کے پاس ہو گی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں ؎

یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے

پس آؤ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام پر ایمان لاکر توبہ کرو۔ اپنی شوخیوں اور بے باکیوں کو چھوڑ دو۔ پہلوں کو دیکھو انہوں نے پنج تن پر اعتراضات کرکے کیا حاصل کیا پس تم پنج تنِ احمدیت کے دشمن نہ بنو

سید عنایت بخاری لائل پوری

غیر احمدی میت کی تجہیز وتکفین میں اعانت کا سوال

ایک احمدی دوست کا حقیقی بھائی جو غیر احمدی تھا۔ مر گیا۔ چونکہ اس میت کا وارث احمدی تھا۔ اس لئے غیر احمدیوں نے اس میت کی تجہیز وتکفین میں حصہ نہ لیا۔ احمدی دوست نے اپنی مقامی جماعت کے امیر سے امداد چاہی۔ مگر چونکہ میت غیر احمدی کی تھی۔ اس لئے میونسپل کمیٹی سے استمداد کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مگر اس احمدی دوست کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ کمیٹی سے مدد مانگے۔ الغرض میت کو توجوں توں کرکے دفن کر دیا۔ مگر جماعت کی عدم توجہی کی شکایت اس دوست نے بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی۔ جس پر حضور نے جو الفاظ فرمائے۔ وہ احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

"میرے نزدیک جماعتیں اگر ذرا ایثار سے کام لیں تو یہ دقتیں پیدا نہ ہوں انسان ارادہ کرے تو یہ بوجھ خود بخود کم ہو جاتے ہیں۔" (ناظر امور عامہ وخارجہ)

ضروری اعلان

ایک لائق گریجوایٹ جو اگر وکیل ہوں۔ تو بہتر ہوگا کی خدمات کی ایک جگہ دو ایک ماہ کے لئے ضرورت ہے۔ خواہشمند دوست جلد تر اپنی درخواستیں نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ درخواست متعلقہ جماعت کے اعلےٰ عہدیدار کی مصدقہ ہونی چاہیئے

ناظر امور عامہ

وصیت کرو!

ابھی تک جماعت کے کثیر حصہ نے وصیتیں نہیں کیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ دوستوں نے وصیت کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ اور رسالہ الوصیت کو اچھی طرح نہیں پڑھا۔ بہتر ہو کہ

بی اے اور ایم اے بننے کا آسان طریقہ

اگر آپ بی اے پاس کرکے گریجوایٹ بننا چاہتے ہیں۔ مگر کالج کے بھاری اخراجات برداشت نہیں کر سکتے تو آپ ہمارے کتب خانہ کی فہرست

علومِ مشرقی

مفت طلب فرمائیں۔ اس میں وہ تمام ہدایات درج ہیں۔ جن کے مطابق آپ اپنے فرصت کے لمحات صرف کرنے سے قلیل عرصہ میں گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔ اور تمام رکاوٹیں جو آپ کی ترقی کی راہ میں حائل ہیں دور ہو جائیں گی۔

ملک بشیر احمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقدمہ ذبح گاؤ میں کشمیر ہائیکورٹ کا فیصلہ

کشمیر ہائی کورٹ کے جس فیصلہ کے خلاف ان دنوں ریاست میں ہندوؤں نے شورش برپا کر رکھی ہے۔ اور ریاست کے کئی ایک اعلانات کے باوجود وہ شور مچائے جا رہے ہیں۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

چیف جسٹس خان بہادر شیخ عبدالقیوم صاحب چیف جج اور مسٹر جسٹس جانکی ناتھ صاحب پر مشتمل ڈویژن بنچ نے حسب ذیل فیصلہ دیا۔

ملزمان کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ الف تعزیرات کشمیر ایڈیشنل سشن جج کی عدالت میں مقدمہ چلا۔ جہاں سے انہیں سات سات سال قید سخت اور دس دس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ اس سزا کے خلاف یہ اپیل ہے۔

استغاثہ کا بیان یہ ہے کہ ایک ملزم جاما کی گائے بہت بیمار تھی۔ وہ چاہتا تھا۔ کہ اس گائے سے کچھ نہ کچھ روپیہ مل جائے۔ اس لئے اس نے دیگر اشخاص اور دو سلطانی گواہوں مسمیان خضر اور مندو سے صلاح کی کہ اس گائے کو ذبح کر کے اس کا گوشت آپس میں تقسیم کر لیا جائے۔ چنانچہ ۱۲ اور ۱۳ ماگھ سمبت ۱۹۹۳ کی درمیانی شب کو گائے ملزم انعام دین کے مکان میں لے جا کر ذبح کی گئی۔ اس سلسلہ میں نو اشخاص کا چالان کیا گیا مگر فاضل ایڈیشنل سشن جج نے چھ ملزمان کو بری کر دیا۔ اور باقی ماندہ تین ملزمان کو متذکرہ بالا سزائیں دیں۔

گائے کہاں ذبح ہوئی

اس اپیل میں سب سے پہلے یہ بات فیصلہ طلب ہے۔ کہ آیا واقعی جاما کے پاس گائے تھی۔ جس کو ذبح کیا گیا۔ اس نکتہ کی وضاحت کے لئے فائل میں کافی شہادتیں موجود ہیں۔ سب سے پہلے تو دو سلطانی گواہوں کے بیانات ہیں جنہوں نے اس واقعہ کے مفصل حالات بیان کئے ہیں۔ اور ملزمان کی سازش سے لے کر آخیر تک کے واقعات پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ یہ بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح گائے انعام الدین کے مکان پر ذبح کی گئی۔ اس میں کچھ ظاہر نہیں کیا گیا کہ ان سلطانی گواہوں کے بیانات پر کیوں نہ یقین کیا جائے۔ دوسرے گوشت کھال اور ناخن بھی برآمد ہوئے ہیں۔ اور ویٹرنری ڈاکٹر نے اس بات کی تائید بھی کر دی ہے۔ کہ یہ ذبح شدہ گائے کا گوشت ہے۔ اس کے علاوہ عبداللہ اور دیگر ملزمان نے غیر عدالتی طور پر مندو رسیلا دفدار اور کیپٹن سرجن سنگھ کے سامنے اپنے جرم کا اقبال بھی کیا ہے۔ کیپٹن سرجن سنگھ کا بیان ہے کہ اس نے جاما کے ہاتھ یہ گائے بیچی تھی۔ اور بنگالی (گواہ صفائی) نے بھی یہ بات تسلیم کر لی ہے۔ سب سے پہلے عبداللہ نے مندو کے سامنے جو اس کے کاروبار میں شریک تھا۔ اس جرم کا اقبال کیا۔ اور عبداللہ ہی نے انعام الدین کا مکان بتایا تھا۔ یہاں گائے کو ذبح کیا گیا تھا۔ مکان سے خون بھی برآمد ہوا۔ اس لئے یہ شبہ نہیں ہو سکتا۔ کہ گائے کو ذبح نہیں کیا گیا۔

ملزمان کا جرم

اب ہم یہ اندازہ لگائیں گے۔ کہ اس جرم کے سرزد کرنے میں ہر ایک ملزم کتنا ذمہ دار ہے۔ سب سے پہلے ہم عبداللہ کو لیتے ہیں۔ یہ سب سے پہلا شخص ہے جس نے مندو کے سامنے اس جرم کا اقبال کیا۔ یہ دونو ایک ہی مکان میں رہتے تھے۔ واقعہ کے دن عبداللہ رات کو بہت دیر سے آیا۔ اس کے ہاتھ میں چادر سے لپٹی ہوئی کچھ چیز تھی۔ مندو نے اس سے تاخیر سے آنے کا سبب پوچھا۔ اور دریافت کیا کہ چادر میں کیا ہے۔ اس پر عبداللہ نے اس سے تمام واقعہ کہدیا۔ اور اسے وہ گوشت بھی دکھایا۔ جو وہ انعام الدین کے مکان سے لایا تھا۔ دوسرے دن مندو نے رسیلا دفدار سے اور رسیلا نے کیپٹن سرجن سنگھ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ ان تمام اشخاص کے سامنے بھی عبداللہ نے اپنے جرم کا اقبال کیا۔ یہ کہا گیا ہے کہ چونکہ کیپٹن سرجن سنگھ صاحب اختیار ہیں۔ اس لئے جو اقبالی بیان ان کے سامنے دیا گیا تھا اسے تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیں اس نظریہ سے اتفاق نہیں ہے۔ کیپٹن صاحب ایک ریٹائرڈ ملٹری آفیسر ہیں۔ اور ریاست کے ایک عام شہری ہیں۔ انہیں اس واقعہ کی تحقیقات سے کچھ بھی سروکار نہیں ہے

بیان قابل اعتماد ہے

لیکن مندو عبداللہ کے پاس رہتا تھا۔ اس لئے اس کا بیان ضرور قابل اعتماد ہے اس بارے میں کوئی وجہ ظاہر نہیں کی گئی۔ کہ اس کے بیان کو کیوں نہ صحیح سمجھا جائے۔

اس کے علاوہ عبداللہ کے خلاف دو سلطانی گواہوں کے بیان بھی ہیں۔ عبداللہ کے کمرہ سے گوشت بھی برآمد ہوا تھا۔ جس کے متعلق ویٹرنری ڈاکٹر نے معائنہ کے بعد گائے کا گوشت قرار دیا تھا۔

ناخنوں کی برآمد

جاما ملزم کے خلاف فائل میں کافی شہادتیں ہیں۔ سب سے پہلے تو سلطانی گواہوں کے بیانات ہیں۔ جن کی تائید اس اعتراف سے ہوتی ہے۔ جو جاما نے مندو رسیلا اور کیپٹن سرجن سنگھ کے سامنے کیا۔ سلطانی گواہ کی دادی مسماۃ سلطانی نے بیان دیتے ہوئے تمام واقعہ جو اس نے خضر کی زبانی سنا تھا بیان کیا۔ اس نے گھاس کے ڈھیر بھی بتائے جہاں سے گائے کے ناخن برآمد ہوئے تھے تیسرے ملزم انعام دین کے خلاف بھی کافی شہادت موجود ہے۔ انعام دین کے مکان پر ہی یہ جرم کیا گیا۔ سلطانی گواہوں کے بیان کے علاوہ مندو رسیلا اور کیپٹن سرجن سنگھ کے سامنے اپنے جرم کا اقبال کرنا اس کے مجرم ہونے پر کافی دلالت کرتا ہے۔ بیانات سے ملزمان کے خلاف دفعہ ۲۹۸ الف کا جرم صاف ثابت ہوتا ہے۔ اور مقدمہ کی کارروائی درست ہے۔ لیکن جہاں تک سزا کا تعلق ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ یہ جرم کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگانے کی غرض سے نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ رات کے وقت خفیہ طور پر کیا گیا تھا۔ مقدمہ کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ ایک ایک سال کی سزا کافی ہوگی۔ اور ہم اس کا ہی حکم دیتے ہیں۔ جرمانہ اسی طرح رہے گا۔ لیکن بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ۶ ماہ کی بجائے ۱۵ یوم کی سزا ہوگی۔ ملزمان کو اس فیصلہ سے جیل میں مطلع کر دیا جائے گا ؛

رسالہ محشر خیال دھلی
کا
نمونہ مفت منگاکر خریدار ہو جائیے
مفت نمونہ طلب کرنے کیلئے محشر خیال دہلی
پتہ کافی ہے۔

بالکل مفت :۔ دور حاضرہ کی نہایت عجیب و غریب حیرت انگیز ایجاد کی توضیح کا مکمل
زندگی موت
مفت حاصل کرنے کیلئے اپنے علاقہ کے بارسوخ پڑھے لکھے دس رؤسا کے مکمل پتے ایک خط پر لکھکر ارسال کریں۔ رسالہ مفت ارسال کر دیا جائے گا۔
ڈاکٹر ایم اسمٰعیل نمبر ۳۹ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین کے ایک معزز رکن کیطرف سے

غیر مبایعین کے رویہ کے خلاف آواز

ڈاکٹر محمود احمد خان صاحب رئیس بگرامی غیر مبایعین کے آنریری مبلغ اور مولوی عمر دین صاحب شملوی کے داماد ہیں۔ جن کی طرف سے حسب ذیل سطور ہمارے پاس برائے اشاعت پہنچی ہیں۔

"اہل بصیرت کے نزدیک ہر وہ بات جو دیانت۔ متانت اور سنجیدگی سے تجاوز کر جائے ناقابل پسندیدگی و قبولیت بن جاتی ہے اور حضرت رب العزت کی رضاء حاصل کرنے کا یہی سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ کہ حق و انصاف کو ماحول سے بالاتر رکھ کر اختیار کیا جائے۔ اختلاف آراء دوسری چیز ہے۔ لیکن حق و ناحق کا امتیاز ایک ایسی چیز ہے جو دشمن سے دشمن کے لئے بھی روا رکھنا ہماری فطرت ہمارے اسلام اور ہمارے سلسلہ کا عین منشاء ہے۔ اس تمہید سے میرا روئے سخن خلافت قادیان کے ان مخالفین کی غلط روی۔ بیہودہ گوئی اور غیر ذمہ دارانہ اقدام کی طرف ہے۔ جو کسی طرح بھی مہذب دنیا کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ ہر شریف النفس انسان کے لئے اس قسم کی فتنہ طرازیاں موجب نفرت بن سکتی ہیں۔ مجھے سب سے زیادہ حیرت اس امر سے رہی ہے۔ کہ مصری صاحب کے باوجود اس دعویٰ کہ انہوں نے احمدیہ جماعت قادیان کے عقاید سے کوئی انحراف نہیں کیا ہماری جماعت لاہور کے اکابرین و اخبارات کھلم کھلا ان کی طرفداری کر رہے۔ اور مدد دے رہے ہیں میرے نزدیک جو شخص حضرت مسیح موعود عم کو زمانہ کا امام مانتا ہے باوجود شدید اختلافات کے بھی حضور کی اولاد کی توہین ہرگز ہرگز گوارا نہیں کرے گا۔

خاکسار:۔ ڈاکٹر محمود احمد خان احمدی

ضرورت رشتہ

ایک رشتہ برائے لڑکی عمر پندرہ سال پڑھی لکھی امور خانہ داری سے واقف ہے لڑکا قوم کا شیخ کھتری برسر روزگار نیک احمدی اور سیرت صورت میں اچھا نوجوان ہو۔ اور اچھے خاندان سے ہو۔ ترجیح ضلع گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ اور لائلپور کے رہنے والے کو دی جائیگی۔ خط و کتابت شیخ غلام محی الدین اینڈ سنز۔ لالہ موسیٰ ضلع گجرات کے پتہ پر ہو۔

اعلان گمشدہ

میرا چھوٹا بھائی نور احمد۔ سکنہ بوبک ڈاکخانہ ظفروال ضلع سیالکوٹ سولہ سترہ دن سے کہیں چلا گیا ہے۔ حلیہ حسب ذیل ہے۔ رنگ گندمی آنکھیں موٹی۔ میانہ قد۔ عمر تقریباً سولہ سال

AMRATBUTI REGD

امرت بوٹی (رجسٹرڈ)

سینکڑوں بندگان خدا اور مایوس مریض غلط کار نوجوان اس بنگالی دوا سے مستفید ہو رہے ہیں۔ دماغ جریان۔ کثرت احتلام۔ سرعت کی بیماری کو جڑھ سے اکھاڑ ڈالتی ہے۔ برین ٹانک دافع بواسیر ہے۔ وزن کو بڑھاتی۔ تازہ خون پیدا کرتی ہے۔ ۱۰۰ گولی کی شیشی معہ امرت طلاء ۲/۱۲/۔ ۵۰ گولی کی شیشی بغیر امرت طلاء عہ امرت طلاء شیشی کلاں عہ خورد ۸

مینجر احمدیہ یونان فارمیسی (رجسٹرڈ) جالندھر کینٹ

تعارف

ہومیوپیتھک علاج ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ اس کی مقبولیت عام ہے جس نے ایک بار آزمایا۔ دوسرا علاج پسند نہ کیا خلق خدا کے لئے اس میں بے شمار فائدے ہیں۔ کڑوی کسیلی دوا کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں اور نہ ہی انجکشن کے بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ دوائیں نہایت زود اثر اور بے خطر ہیں۔ آپ کو چاہیئے ہومیوپیتھی سیکھ کر دوسروں کو فائدہ پہنچائیں ضرورت مند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے مقامی سکرٹری کو دیں۔ مفت مشورہ لیں۔

ایم۔ ایچ احمدی کاسگنج جنکشن۔ یو۔ پی

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

ایکماہ میں انگریزی آجائیگی

جو لوگ انگریزی اخبارات نہیں پڑھ سکتے جو طلباء انگریزی میں کمزور ہیں جو بغیر استاد انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ ہماری انگلش ٹیچر کا اگر ایک سبق روزانہ یاد کر لیا کریں تو ایکماہ میں انگریزی کی تمام مشکلات کا خاتمہ ہو جائیگا اگر کوئی شخص انگریزی کا ایک حرف بھی نہ جانتا ہو تو اس کتاب کی مدد سے وہ انگریزی کا ماہر ہو جائیگا قیمت ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ ایم۔ اے۔ فاروقی اینڈ کمپنی نئی سڑک دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اطلاع

یاد رہے۔ کہ میری دوائی صرف نامردی سستی۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت اور کمزوری لاغری کے لئے مخصوص ہے۔ یہ امراض خواہ کسی سبب سے ہوں۔ جلق یا کثرت مباشرت یا عادت بد سے سب کیلئے یکساں مفید ہے سوزاک یا آتشک سے پیدا کی ہوئی کمزوری کیلئے اسے استعمال کرنا طاقت کا بیمہ کرنا ہے مادر زاد نامردی کیلئے میری دوائی مفید نہیں ہے۔

شرطیہ علاج اور شرطیہ وعدہ

ہندو کو دہرم اور مسلمان کو ایمان کی قسم ہے کہ اگر میری دوائی کے استعمال سے حسب دلخواہ فائدہ نہ ہو۔ تو حلفی تحریر بھیج کر قیمت واپس منگالیں۔ عدم صحت کی صورت میں کسی کا پیسہ رکھنا گناہ سمجھتا ہوں۔ اب بھی اگر کوئی میری دوائی سے فائدہ نہ اٹھائے تو اس کی قسمت

آتشک و سوزاک

میں نے بڑی جستجو اور تلاش سے ان ہر دو شکایات کے دفعیہ کیلئے بینظیر اور زود اثر ادویات دستیاب کی ہیں جو بالکل بے ضرر ہیں۔ ان ہر دو ادویات کے استعمال سے آتشک و سوزاک فوراً دور ہو جاتے ہیں یہ امراض خواہ کتنے ہی پرانے کیوں نہ ہوں۔ ان ہر دو ادویات کے استعمال سے جسم سے زہریلا اثر دور کر کے خون کو پاک و صاف کر دیتی ہیں۔ اور لطف یہ کہ پھر دوبارہ ان امراض کے پھوٹنے کا اندیشہ نہیں رہتا۔ سوزاک کی جلن ٹیس اور پیپ صرف ۱۲ گھنٹہ میں بند ہو جاتی ہے۔ اور آتشک کی دوائی سے نہ منہ آتا ہے۔ اور نہ قے یا دست بغیر کسی قسم کی تکلیف کے ایک ہفتہ کے اندر اندر آتشک کا مادہ خون سے خارج ہو کر ہمیشہ کے لئے تندرستی حاصل ہو جاتی ہے۔ اور جسم کندن کیطرح چمکدار ہو جاتا ہے۔ آتشک کے دفعیہ کیلئے لاجواب دوا ہے۔ قیمت دوائی آتشک صرف پانچ روپے (ﮧ) محصولڈاک علاوہ قیمت دوائی سوزاک صرف پانچ روپے (ﮧ) محصولڈاک بذمہ خریدار

بہتوں کا بھلا ہوگا اسکے پڑھنے سے

ناظرین! میں نہ اشتہاری حکیم ہوں۔ نہ ڈاکٹر بلکہ ایک معمولی کلرک ہوں۔ بدقسمتی سے میں اپنی جوانی میں عادت قبیحہ کا مرتکب ہوگیا۔ جسکے نتیجہ سے میں بالکل بیخبر تھا۔ اچانک عرصہ ڈیڑھ سال کے بعد مجھے نالائقی کے نامراد مرض جو اس عادت کا نتیجہ ہوتے ہیں لاحق ہوگئے۔ بے انتہا تکالیفوں کے سبب میرا چہرہ دن بدن لاغر اور زرد ہونے لگا۔ دوست احباب میری پژمردگی کا سبب پوچھتے تھے۔ مگر میں کسی کو اپنی حالت سے آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ در پردہ لاہور اور دیگر شہروں کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور حکیموں سے جن کے لمبے چوڑے اشتہاروں کی کوئی حد نہ تھی۔ ادویات منگا کر استعمال کرتا رہا۔ لیکن بے سود خاک بھی فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ علاوہ خرچ کے کئی ایک۔ اور تکلیفوں کا سامنا کر کے بھی مایوس رہنا پڑا۔ اس مایوسی کی حالت میں میں زندہ درگور ہونیکو ترجیح دیتا تھا۔ اتفاقاً خوش قسمتی سے مجھے ایک ملازمت میں نیپال جانا پڑا۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں لاہور سے نیپال روانہ ہوا اور ایک دو جگہ ٹھہرتا ہوا۔ نیپال کے مشہور شہر کھٹمنڈو میں اترا۔ میرے ساتھ ایک خضر صورت جو ایک دو روز پہلے سے وہاں مقیم تھے۔ مجھ سے پوچھنے لگے کہ تم اداس اور تمہاری شکل مریضوں کی سی کیوں ہے۔ میرے پردرد دل نے اس فقیر خضر صورت اور کامل سنیاسی سے اپنا مدعا ماجرا کہہ ڈالنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ میں نے بے کم و کاست اپنی تمام سرگزشت کا کچا چٹھا بیان کر کے یہ بھی کہہ دیا۔ کہ اب میں اس زندگی سے تنگ آکر خودکشی کرنے پر آمادہ ہوں۔ اس فقیر صاحب نے از راہ شفقت میرے حال زار پر رحم فرما کر ایک نسخہ کھانے کیلئے مقوی گولیوں کا اور دوسرا نسخہ کمزوری دور کرنے کیلئے مالش کا بتایا۔ چنانچہ میں نے بموجب ارشاد اس صاحب کمال کے چند ایک جنگلی جڑی بوٹیاں اور کئی ایک ادویات بازار سے خرید کر ہر دو جو کیمیا کو روبرو اس صاحب کمال کے تیار کر کے استعمال کرنا شروع کیا۔ **ناظرین** میں اپنے خدا کو حاضر جان کر سچ کہہ رہا ہوں۔ کہ ساتویں روز ہی میری تمام شکائتیں جو ایک ایسے مریض کو لاحق ہوا کرتی ہیں۔ رفع ہونی شروع ہوگئیں۔ اور میں اپنے آپکو پھر خوش قسمت دیکھنے کا مستحق ہوگیا۔ اگرچہ مجھکو چند ہی روز کے استعمال سے نمایاں فائدہ ہوگیا۔ مگر میں نے بموجب ارشاد اپنے محسن کے ایک عرصہ تک پرہیز جاری رکھا۔ میں ہر روز تین سیر دودھ باسانی ہضم کر لیتا تھا۔ میرا چہرہ بارونق بدن مضبوط اور بینائی طاقتور ہوگئی اور تمام امراض کافور ہوگئے۔ گویا کبھی ہوئے ہی نہ تھے۔ لاہور واپس آکر باقیماندہ دوائی کا کئی ایک مایوس الصحت مریضوں پر تجربہ کیا۔ چنانچہ ہر قسم کی کمزوری وغیرہ کیلئے اکسیر سے بڑھکر پایا۔ اب کئی ایک دور اندیش احباب کے اصرار پر اور عوام کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اشتہار بغرض رفاہ عام دیا جاتا ہے۔ جو احباب اس شرمناک اور قبیح عادت کا شکار بن کر اپنے قویٰ زائل کر چکے ہیں۔ اور سینکڑوں روپیہ علاج معالجہ پر صرف کر کے بھی مایوس ہو رہے ہیں۔ وہ اس قلیل القیمت اور سریع التاثیر دوائی کا استعمال کر کے صحتیاب ہو جائیں۔ اور خدا کے فضل کے گیت گائیں۔ قیمت صرف لاگت اور اشتہارات پر بمشکل اکتفا کرتی ہے۔ ذاتی فائدہ بہت کم ملحوظ ہے **قیمت** فی شیشی روغن مالش جو صحت کیلئے کافی ہے ﷲ **قیمت** مقوی اعصاب نیپالی گولیاں فی شیشی جس میں سات یوم کی ﷲ خوراک موجود ہیں۔ صرف ﷲ جملہ امراض مخصوصہ کے مریضوں کیلئے یہ گولیاں از حد مفید ہیں۔ اور مادر زاد کمزوری کے سوا کسی قسم کی کمزوری کا مرض کیوں نہ ہو۔ تین شیشی مقوی اعصاب نیپالی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ اس دوائی کے استعمال سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اس دوائی میں کسی کشتہ وغیرہ کی آمیزش ہے یہی وجہ ہے۔ کہ ہر بوڑھا جوان باسانی بغیر لحاظ موسم کے ان گولیوں کا استعمال کر سکتا ہے۔ اور لطف یہ کہ اس دوائی کے استعمال کے بعد کسی دوائی کی ضرورت نہ رہے گی مکمل بکس کے خریدار کو محصولڈاک معاف مکمل بکس میں تین شیشی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش ہوگی مکمل بکس کی قیمت دس روپے عـﮧ دو مکمل بکسوں کی قیمت للعـﮧ معمولی کمزوری کیلئے دو شیشیاں نیپالی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ آخر میں یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ اس اشتہار کے نکالنے سے میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ اور نہ ہی بفضل خدا مصنوعی یا جعلی اشتہار شائع کر کے پبلک سے روپیہ کمانے کی خواہش ہے بلکہ ہر خاص و عام کے فائدہ کو مدنظر رکھ کر اور احباب کے اصرار پر یہ اشتہار بجنسہٖ درج کیا جاتا ہے۔ تندرست اصحاب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ اسکے استعمال سے بدن میں خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ کاہلی سستی دور ہو جاتی ہے۔ بدن میں چستی آتی ہے طبیعت ہشاش بشاش رہتی ہے۔ اس لئے وہ تمام مریض جو ہر جگہ سے مایوس ہو چکے ہیں۔ ان گولیوں کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ یہ ان تمام مخفی دکھوں کا تمام دنیا کی دوائیوں سے عجیب و غریب علاج ہے۔ ضرور دانشمند اصحاب کو تجربہ کرنا لازمی ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں موچی دروازہ لاہور**

جناب ڈاکٹر سیٹھارام صاحب میڈیکل آفیسر

آئی سی ڈسپنسری باون (حیدرآباد سندھ) میں نے آپ کا وی پی جس میں تین شیشی نیپالی تیل تھا۔ وصول کر کے ایک مریض پر تجربہ کیا۔ آپ کی دوائیوں نے مریض کو بالکل تندرست کر دیا۔ مہربانی کر کے ایک پارسل اور روانہ کریں۔ میں نے اپنے مریضوں میں آپ کی دوائی کا چرچا شروع کر دیا ہے۔ واقعی اکسیر صفت ہے

تجربہ کرنے پر اکسیر ثابت ہوئی ہیں

جناب شیخ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے بعد عرض ہے۔ کہ میں آپ کی دوائی جو آپ کے شفاخانہ سے لایا دہ گولیاں اور روغن مایوس العلاج مریض پر تجربہ کرنے سے اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ ہم آپ کی محنت اور سچائی کے تہ دل سے مشکور ہیں
حکیم شیخ عبید اللہ گجرات

جناب شیخ عالم دین صاحب

شیر گڑھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کی دوائی سے میرے زیر علاج مریض عرصہ چار سال سے صحتیاب ہو رہے ہیں۔ میں آپ کی دوائی کو اکسیر سے بڑھ کر زود اثر مانتا ہوں۔ دو مریضوں کے لئے دو مکمل بکس میرے نام روانہ کر دیں۔

جناب ڈاکٹر مکرجی صاحب

پبنا بنگال سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی دوائی سے دو مریض اور تندرست ہوگئے ہیں۔ واقعی آپ کی دوائی بہت مفید ہے ایک مکمل بکس ایک مریض کیلئے روانہ فرمائیں۔

آپ کی دوا بہت قابل تعریف ہے

جناب شیخ صاحب السلام علیکم چند یوم ہوئے کہ آپ سے ایک شیشی مقوی اعصاب گولیاں منگا کر استعمال کیں۔ واقعی ان کے استعمال سے میں بالکل ٹھیک ہوگیا ہوں۔ آپ کی دوا بہت قابل تعریف ہے منشی فضل دین کارخانہ دھاریوال۔

میں مردہ سے زندہ ہوگیا ہوں

جناب شیخ صاحب تسلیم میرے مقوی اعصاب گولیوں کا استعمال میں نے کیا الحمد للہ تین ہفتے کے استعمال سے میری جملہ شکایات رفع ہوگئیں۔
قاضی زاہد حسین (نانوتہ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامبول ۲۱ اگست۔ کمال اتاترک حکومت ترکیہ کے تمام افسر اور مارشل فوزی بمعہ جنرل سٹاف غیر متوقع طور پر اسلامبول میں واپس آگئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ دریدانیال پر جہازوں کی خفیہ نقل و حرکت سے جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اس پر غور کرنے کے لئے ترکی کابینہ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔

ڈیرہ دون ۲۱ اگست ڈیرہ دون فارسٹ ڈویژن کے جنگلات کی سالانہ آمدنی کا اندازہ ۴ لاکھ روپے لگایا گیا ہے۔ یہ رقم گذشتہ سال کی آمدنی سے ایک لاکھ روپیہ زیادہ ہے۔

کراچی ۲۱ اگست۔ سندھ لیجسلیٹو اسمبلی میں عنقریب ایک بل پیش ہوگا کہ جہیز دینے کے طریقہ کو اڑا دیا جائے۔ اس بل کا مقصد سندھ کے ہندوؤں کے مختلف فرقوں میں جہیز کے طریق کو بند کرنا ہے۔

پشاور (بذریعہ ڈاک) تیرہ کے شیعہ سنیوں میں جو جھگڑا چل رہا تھا۔ اس کا کل تصفیہ ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عبد الفتاح جو ایرانی سفارت خانہ کابل میں ملازم ہیں۔ کسی ضرورت سے پشاور آئے تھے ان کو جب اس جھگڑے کی خبر معلوم ہوئی۔ تو وہ خود جائے متنازعہ پر گئے۔ اور سب حالات جانچنے کے بعد سنی شیعہ نمائندوں کا ایک جرگہ بلایا جس میں دونوں فریق کے چھ چھ آدمی شریک تھے۔ اور ایک مؤثر تقریر کی۔ جس کے نتیجہ میں دونوں فریق میں مصالحت ہو گئی۔

شنگھائی ۲۱ اگست اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ برطانیہ کو شنگھائی میں گذشتہ نقصان کے علاوہ جنگ کی وجہ سے ۵ الاکھ پونڈ کا نقصان ہوا ہے۔ تجارت اور صنعت و حرفت کو بھی بہت نقصان پہنچا۔

شملہ ۲۱ اگست۔ سر جیمز گرگ آج شملہ پہنچے۔ مسٹر ڈکسن قائم مقام وزیر مالیات اور دیگر افسران نے آپ کا استقبال کیا۔

انگورہ (بذریعہ ڈاک) کردوں کی بغاوت کے بعد ترکی حکومت کی اصلاحی سکیم کا نفاذ ہو گیا ہے اور تمام ترکی باشندوں نے اس پر اپنی مسرت کا اظہار کیا ہے۔ باغیوں کے سردار سید رضا کے پاس دیگر ممالک سے جو خطوط آئے تھے وہ برآمد کر لئے گئے ہیں۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ جن لوگوں نے مسلح بغاوت برپا کی تھی ان کو سخت سزا دی جائے گی اور دیگر اشخاص سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا۔ بعض قبائل نے اس امر کا ثبوت بہم پہنچایا تھا کہ انہوں نے حکومت کے خلاف بغاوت میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا۔ حکومت نے ثبوت کے بعد ان کو رہا کر دیا ہے۔

شملہ ۲۱ اگست۔ جن دو رجمنٹوں کو مشرق بعید میں جانے کا حکم دیا گیا ہے وہ اس وقت حیدرآباد میں متعین ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کے ہندوستان سے روانہ کے بعد کے اخراجات حکومت برطانیہ برداشت کرے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اگر صورت حالات اس امر کی مقتضی ہوئی۔ تو ہندوستان سے مزید فوجیں روانہ کرنے کے مسئلہ پر غور کیا جائیگا۔

ایبٹ آباد ۲۲ اگست۔ اس امر کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ فرنٹیر گورنمنٹ نے ماسوا پار سرحد کے علاقہ کے معاملات میں مداخلت کے قانون امن عامہ کے ماتحت جاری کئے ہوئے صوبہ سے اخراج اور اسی قسم کے دوسرے احکام منسوخ کر دیئے ہیں۔ مذکورہ فیصلہ کا اہم ترین نتیجہ یہ ہے کہ خان عبد الغفار خان پر سے داخلہ سرحد کی پابندی ہٹالی گئی ہے۔ علاوہ ازیں تحریک خاکسار ان کے بانی علامہ عنایت اللہ مشرقی اور ان کے چند دوسرے ساتھیوں پر سے بھی اس قسم کی پابندیاں ہٹالی گئی ہیں۔

جموں ۲۲ اگست وزیر اعظم واپس سری نگر چلے گئے ہیں۔ ہڑتال کے متعلق گورنمنٹ اور لوگوں میں مصالحت نہیں ہو سکی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اب دونو طرف سے شدت کا اظہار کیا جائے گا۔ آج شام کو مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں آئندہ پروگرام مرتب کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ ڈاکٹر بھگت رام سہگل بھی اس میں شامل ہیں۔

پونہ ۲۳ اگست۔ بمبئی گورنمنٹ کے نئے ایک اور مسلم وزیر کے تقرر کے سلسلے میں مولانا ابو الکلام آزاد اور سردار پٹیل کل یہاں پہنچے۔

مردان ۲۱ اگست۔ مقامی سینماؤں میں زندہ ناچ کچھ عرصہ سے بند تھے۔ مگر میونسپلٹی نے اب اس کی اجازت دیدی ہے اس کے خلاف لوگوں میں ناراضگی پھیلی ہوئی ہے۔

شنگھائی۔ ۲۱ اگست۔ شہر کے گرد و نواح میں جاپانی اور چینی فوجوں میں لڑائی جاری ہے۔ چینی فوجیں ریلوے کے ساتھ ساتھ پیشقدمی کر رہی ہیں۔ ۰ اہزار جاپانی علاقہ سے بھاگ چکے ہیں۔ چینی فوجوں نے جو بمباری کی ہے اس سے جاپانیوں کا بہت نقصان ہوا ہے۔ ایک چینی جنرل نے اعلان کیا ہے کہ جنگ کے حالات ہمارے حق میں ہیں اور یہ کہ ہم کئی سال تک جنگ کر سکتے ہیں۔ لنڈن سے ایک تار مظہر ہے کہ برطانوی گورنمنٹ نے دونوں فریقوں کو مطلع کر دیا ہے کہ انگریزی مفاد کو نقصان نہیں پہنچنا چاہئے۔ اس علاقہ میں ایک ارب پونڈ انگریزوں کے تجارت میں لگے ہوئے ہیں۔

کداپور ۲۱ اگست۔ ایک قریبی گاؤں میں مہاراجہ اشوک کے زمانہ کے سکے ملے ہیں۔ جو سونے کے بنے ہوئے ہیں۔ اور جن پر مہاراجہ اشوک کی تصویر ہے مہاراجہ اشوک نے ہندوستان میں آج سے ۲۱۹۰ سال پہلے حکومت کی تھی۔ اب سرکاری محکمہ مزید تحقیقات کر رہا ہے۔

شملہ ۲۱ اگست۔ سردار منگل سنگھ ممبر مرکزی اسمبلی نے یہ ریزولیوشن اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ یہ اسمبلی گورنر جنرل باجلاس کونسل سے سفارش کرتی ہے کہ لاہور چھاؤنی میں بوچڑ خانہ کھولنے کی تجویز ترک کر دی جائے۔

ٹوکیو ۲۱ اگست۔ جاپان کے منچوریا فوجی ہیڈ کوارٹر نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ چہار کے علاقہ میں جمع شدہ چینی سپاہ کو پسپا کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں شنکنگ سے آمدہ جاپان کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کلگان پر جاپانی ہوا بازوں نے زبردست حملہ کیا ہے۔ شنگھائی سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل صبح کے معرکہ میں سینکڑوں چینی ہلاک ہوئے جاپان کا بہت تھوڑا نقصان ہوا۔ جاپان کے بحری بیڑے نے شمالی سنکیشن کے قریب چینی جہازوں پر بم برسائے شام کے وقت پوٹنگ میں مقیم چینی فوجوں پر بھی حملہ کیا گیا۔

بغداد ۲۰ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ عراق کے نئے وزیر خارجہ سید توفیق السویدی تجویز تقسیم کے خلاف فلسطینی عربوں کے نظریہ اور ایک آزاد عرب حکومت کے قیام کی تجویز کی حمایت کرنے کے لئے ۸ ستمبر کو جنیوا روانہ ہو جائینگے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ نئی کابینہ فلسطین کے مسئلہ میں سابق کابینہ کی پیروی کرے گی۔

پٹنہ ۲۱ اگست ایک اطلاع مظہر ہے کہ مولوی حافظ ظفر جو بہار لیجسلیٹو اسمبلی کے ایک رکن ہیں اور ایک دیہاتی حلقہ سے